M.A.LIBRARY, A.M.U.
U2237

LIBRARY

ورفعنا لك ذكرك

وانك لعلى خلق عظيم

تحفۂ محمدی

مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے بلاقیمت ہدیہ ہے

گزرانیدۂ

الحاج محمد الیاس برنی چشتی القادری فاروقی ایم اے ال ال بی (علیگ)

حیدرآباد دکن

CHECKED-2002

جلد سوم

Hasan
Checked 1962-63

باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی
مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء طبع ہوا
بار اول ۳۰۰۰
فی جلد دو آنے

(حق تالیف محفوظ)

[illegible]

[illegible]

پیام

اے اُمتِ محمدی کے نونہالو! شانِ محمدی پر نظر جمادو، نقشِ محمدی دل میں بٹھالو، نعتِ محمدی کو وظیفہ بنالو، سوتوں کو جگالو، مُردوں کو جِلالو۔

اسلام کو سنبھالو، رسالت کو رچالو، توحید کو بسالو، اللہ اور رسول سے خوب لو لگالو، خدا کی نعمتیں دل بھر کے پالو۔

تحفۂ محمدی بلاقیمت منگالو، اس کا کلام زبان پر چڑھالو، سنانے سے پہلے خوب گنگنالو، میلادِ مبارک کی خوشیاں مناؤ، ثواب میں شعرا کا حصہ لگالو، پھر اپنے اس بھائی کی بھی دعا لو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

دعاگو
محمد الیاس برنی

بیت السلام
حیدرآباد دکن
ذی حجہ ۱۳۴۸ھ

گزارش

اردو میں بھی ماشاء اللہ نعتیہ کلام کا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔ اکثر شاعروں نے اپنے اپنے حوصلے اور ذوق کے موافق مدح نبوی کی سعادت حاصل کی ہے۔ بالخصوص مولوی غلام امام صاحب شہید، منشی کرامت علی خاں صاحب شہیدی، مولوی امیر احمد صاحب امیر مینائی، مولوی محمد محسن صاحب محسن کاکوروی، حافظ محمد حسین صاحب ضیا میرٹھی، حافظ عالمگیر خاں صاحب کیف ٹونکی، خواجہ محمد اکبر خاں صاحب اکبر وارثی میرٹھی، سید اعظم علی صاحب شائق اور مولوی محمد امیر حمزہ صاحب حمزہ حیدرآبادی۔ یہ سب حضرات اس میدان کے بڑے شہسوار ہیں نعت گویوں کے علمبردار ہیں۔ سبحان اللہ کیا ہی پیارا رہا ہے ؎

گردن کشانِ حسن اسیرِ کمندِ تو
شوریدگانِ عشق بزیرِ لوائے من

تاہم ابھی تک ان کے کلام کی جس قدر اشاعت ہوئی ناکافی ہے اور اشاعت کی ضرورت بہت کچھ باقی ہے۔ ان کے علاوہ اس رنگ کے اور بھی شاعر ہیں۔ گو ان کا کلام مختصر ہے۔ تاہم بہت پُرکیف اور پاکیزہ ہے۔ قابل قدر ہے لائق اشاعت ہے۔ سچ پوچھیے تو نعت گوئی بھی دین کی بڑی خدمت ہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی کو دربار رسالت میں جو مقبولیت حاصل تھی اس سے بڑھ کر شرف اور کیا ہو سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نعت سے دلوں کی خوب آبیاری ہوتی ہے۔ مردہ میں جان پڑتی ہے۔ یہ بھی عجب خیر جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب شاعروں کو حب نبوی کے برکات و ثمرات سے دین و دنیا میں مالا مال فرمائے۔ آمین

یوں تو نعتوں کے بہت سے انتخاب اور مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر جیسے ہیں موجود ہیں۔ حمد و نعت کا ایک انتخاب معارف ملت جلد اول میں ہم بھی پیش کر چکے ہیں۔ الحمد للہ عام و خاص میں مشہور و مقبول ہے۔ اب مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی خاص دلچسپی اور خوش وقتی کے واسطے تحفۂ محمدی ایک جداگانہ سلسلہ مرتب کیا ہے۔ ہر جلد میں چالیس سلیس رواں، پُراثر اور مقبول نعتیں

سچ ہیں کہ سنتے ہی زبان پر چڑھ جائیں دل میں اتر جائیں۔ اپنا کام کر جائیں۔ غرضیکہ یہاں ایک مختصر عربی مقدمہ میں صلوٰۃ وسلام بھی شریک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل سے اس سلسلہ کو مقبولیت تامہ عطا فرمائے کہ تحفۂ محمدی ہندوستان میں گھر گھر پہنچ جائے اور تمام ملک نعت محمدی کے ترانوں سے گونج اٹھے۔ ہر طرف رحمت برسے اور دلوں کو زندہ کر دے آمین

الحمد للہ۔ تحفۂ محمدی کی جلد اول و دوم و سوم شائع ہو گئیں۔ جلد چہارم بھی زیر طبع ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ کو دیکھکر موجودہ اور آئندہ شعرا کے دل میں نعت گوئی کا خاص ولولہ پیدا ہوگا۔ دل کش بحروں میں خوب طبع آزمائی ہوگی۔ ان شاء اللہ کافی مواد مہیا ہو جائے گا۔ جو صاحب اپنا یا دوسروں کا موزوں کلام ارسال فرمائیں گے۔ شریک ثواب ہونگے البتہ انتخاب مولف کی صوابدید پر منحصر رہے گا۔

ہدیہ میں بڑی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ تحفہ بیشتر بلا قیمت تقسیم ہو۔ ہماری استطاعت میں وسعت دے اور بہت سے فدائیان رسول کو اس کار خیر میں شریک کر دے اس کی ایک آسان صورت یہ ہے کہ دس روپیہ فی صد کے حساب سے کم از کم سو نسخے بذریعہ وی پی منگالیں۔ اپنے کنبے محلے، مدرسے، گاؤں، قصبے اور شہر میں فی سبیل اللہ بچوں کو ہدیۃً تقسیم کر دیں۔ اس طرح اس سلسلہ کی اشاعت تمام ہندوستان میں بآسانی ممکن ہے خادمان اسلام حب محمدی کا تخم دلوں میں بو دیں اور لطف الٰہی کا کرشمہ دیکھیں۔ واللہ لا یضیع اجر المحسنین

الفقیر
محمد الیاس برنی

فہرست مضامین

تحفۂ محمدی

(جلد سوم)

(ا) پیام (ب) گزارش (ج) مقدمہ

نمبر شمار		صفحہ
(۱) صلی علی	امیر	۱۳
(۲) سوچا	اکبر میرٹھی	۱۵
(۳) اچھا	شاہ محمد خلیل الرحمن خلیل	۱۶
(۴) صلی اللہ علیہ وسلم	کیف	۱۷
(۵) صلی اللہ علیہ وسلم	کیف	۱۸
(۶) حقیقتِ محمدی	محمد الیاس برنی	۱۹
(۷) ہوئے	امیر	۲۱

نمبر شمار — صفحہ

(۸) سلام ۔۔۔ اکبر میرٹھی ۔۔۔ ۲۲
(۹) کسی کا ۔۔۔ خلیق حیدرآبادی ۔۔۔ ۲۳
(۱۰) ہوا ہے ۔۔۔ کیف ۔۔۔ ۲۴
(۱۱) وہی تو ہیں ۔۔۔ کیف ۔۔۔ ۲۵
(۱۲) اُن کا ۔۔۔ کیف ۔۔۔ ۲۶
(۱۳) مدینے والے ۔۔۔ کیف ۔۔۔ ۲۷
(۱۴) تمہیں تو ہو ۔۔۔ کیفؔ ۔۔۔ ۲۸
(۱۵) ساری ۔۔۔ کیف ۔۔۔ ۲۹
(۱۶) والے ۔۔۔ اکبر میرٹھی ۔۔۔ ۳۰
(۱۷) ہیں ۔۔۔ شائقؔ ۔۔۔ ۳۱
(۱۸) لیو جائے ۔۔۔ شائقؔ ۔۔۔ ۳۲
(۱۹) نعت ۔۔۔ خداؔ دھام پوری ۔۔۔ ۳۳
(۲۰) کروں ۔۔۔ کیف ۔۔۔ ۳۴
(۲۱) کہتے کہتے ۔۔۔ مرزا طاہر بیگ طاہرؔ مرادآبادی ۔۔۔ ۳۵

نمبر شمار		صفحہ
(۲۲) نعت	قاسم رامپوری	۳۶
(۲۳) استدعا	فنا رامپوری	۳۷
(۲۴) کیا ہوگا	طاہر مرادآبادی	۳۸
(۲۵) ہو جائے	امیر	۳۹
(۲۶) صدقے	امیر	۴۰
(۲۷) استدعا	اکبر میرٹھی	۴۱
(۲۸) بنے گی	کیف	۴۲
(۲۹) ہوگی	کیف	۴۳
(۳۰) نیّا ڈوبی جائے	اکبر میرٹھی	۴۴
(۳۱) مدینہ	گوہر رامپوری	۴۵
(۳۲) شوقِ مدینہ	خلیل	۴۶
(۳۳) سفرِ مدینہ	امیر	۴۷
(۳۴) آتے ہیں	ظہیری	۴۸
(۳۵) شبِ معراج	امیر	۴۹

نمبر شمار			صفحہ
(۳۶)	نہیں ہے	بیان میرٹھی	۵۰
(۳۷)	نعت	کیف	۵۱
(۳۸)	بلغ العلیٰ بکمالہ	امیر	۵۲
(۳۹)	میلاد مبارک	امیر	۵۳
(۴۰)	جشنِ میلاد	کیف	۵۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُقَدَّمَہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝
تحقیق اللہ اور فرشتے اُس کے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے۔ اے ایمان والو درود بھیجو اوپر اُن کے اور سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

دُرُوْدُ التَّاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ
اے اللہ میرے رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمد پر کہ صاحب تاج اور معراج

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ
براق اور علم کے ہیں۔ دفع کرنے والے بلا اور وبا و قحط۔ بیماری

وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ
درد کے نام اُن کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے اور قبول شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے

فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۰ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۰ جِسْمُهٗ
لوح و قلم میں۔ سردار ملک عرب و عجم کے۔ جسم اُن کا

مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۰
نہایت پاکیزہ خوشبودار۔ پاک اور روشن۔ خانۂ کعبہ اور حرم میں

شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
آفتاب وقت چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے۔ نور راہِ راست کے

كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ
پناہ مخلوقات کے۔ چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں کے بخشوانے والے امتوں کے

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۰ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ
صاحب بخشش اور بزرگی کے۔ اللہ تعالیٰ نگہبان اُن کا۔ جبرئیل خدمت گزار اُن کا

وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى
براق سواری اُن کی۔ معراج سفر اُن کا سدرۃ المنتہیٰ

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ
جائے قیام ہے اور مرتبہ قاب قوسین کا مطلوب ہے اُن کا مطلوب مقصود ہے اُن کا

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ۰ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
تمام مقصود موجود اُن کے واسطے۔ سردار رسولوں کے ختم کرنے والے انبیا کے

شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ
بخشوانے والے گنہگاروں کے۔ کل جہانوں کے واسطے رحمت۔ راحت دینے والے عاشقوں کے

مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ
مرادِ شائقین کے۔ آفتاب خداشناسوں کے۔ چراغ سالکین کے

مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاکِیْنَ ۝
چراغ مقربوں کے دوست رکھنے والے محتاج و مساکین کے

سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا
سردار جن و انس کے۔ نبی مکہ مدینہ کے۔ امام بیت المقدس اور خانہ کعبہ کے وسیلہ ہمارے

فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ
دنیا و آخرت کے صاحب مقدار دو کمانوں کے۔ معشوق رب دو مشرق اور

وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ۔ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ
دو مغرب کے نانا حضرت امام حسن و حسین کے۔ آقا اور مولیٰ جن و انسان کے

اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ۝ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ
والد ماجد حضرت قاسم کے حضرت محمدؐ بیٹے عبداللہ کے اللہ کے نوروں میں سے مجسم نور اے عاشقو!

بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝
نور جمال آنحضرت کے حضور اقدس سرور کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجو۔

* * *

مُحَمَّدٌ

فِيْ حُبِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ   نُوْرٌ لِبَدْرِ الْهُدٰى مُتَمِّمُ
قَلْبِيْ يَحِنُّ اِلٰى مُحَمَّدٍ   مَا زَالَ مِنْ وَجْدِهٖ مُتَيَّمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ

مَا لِيْ حَبِيْبٌ سِوٰى مُحَمَّدٍ   خَيْرِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْمُكَرَّمِ
فِي الْحَشْرِ شَافِعُنَا مُحَمَّدٌ   مُنْجِي الْخَلَائِقِ مِنْ جَهَنَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ

وَالنُّوْرُ جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ   وَالْحَقُّ بَيَّنَ وَاِنْ تَكَلَّمَ
وَالدِّيْنُ اَظْهَرَهُ مُحَمَّدٌ   وَالْكُفْرَ اَبْطَلَهُ فَهَدَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفۂ محمدیؐ

(جلد سوم)

(۱) صلِّ علیٰ

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلِّ علیٰ   زبانِ غیب سے آئی ندا کہ صلِّ علیٰ
کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن   ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلِّ علیٰ

جبیں وہ لوح کہ جس میں نقوشِ رحمتِ حق   جمالِ پاک وہ نورِ خدا کہ صلِّ ع
درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رخ   لب آپ کے تھے وہ معجز نما کہ صلِّ ع
عجب کریم عجب برگزیدۂ عالم   عجیب خضر عجب رہنما کہ صلِّ ع
ورق جناں قلم اپنا ہی غیرتِ طوبیٰ   لکھی امیرؔ وہ مدح وثنا کہ صلِّ ع

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

امیرؔ

(۳) سوجا

یہ حلیمہ کہہ رہی تھی مرے گل عذار سوجا — مرے نور عین سوجا مرے شیر خوار سوجا
ہے یہ عین وقت راحت مرے سینہ سے لپٹ جا — آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سوجا
تری چاند سی جبیں پر مری روح ہو تصدق — تری مست انکھڑیوں پر مری جاں نثار سوجا
کیا جانے کیا کرینگی تری شرمگیں نگاہیں — ہیں یہ غافلوں کے حق میں بڑی ہوشیار سوجا
جھولا جھلا رہے تھے کہہ کہہ کے یہ فرشتے — آرام کر حبیب پروردگار سوجا
ہوا ورم پائے شہ پر تو کہا خدا نے آکر — ترا اتنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سوجا

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اکبر میرٹھی

(۳) اچھا

تھا ازل سے قدِ احمد کا سراپا اچھا — اس کو بچپن ہی سے سب کہتے تھے اچھا اچھا
ساتھ پھرتے جو حلیمہ کے تو کہتی خلقت — مرحبا صلِّ علیٰ بچہ ہے کیسا اچھا
یہ انوکھا ہے ادائیں ہیں نرالی اس کی — نور کے سانچے میں قدرت نے ہے ڈھالا اچھا
چوم کر منھ کو حلیمہ یہ کہا کرتی تھی — ہے یہ محبوب مرے گھر کا اجالا اچھا
کہدیا اہلِ بصیرت نے جو دیکھا فوراً — ہونے والا ہے کوئی راز ہویدا اچھا
اور عشاقِ خدا تھام کے دل کو بیٹھے — دل شکستوں کا کرے گا یہ مداوا اچھا
پہلے اظہارِ نبوت کے نبوت کا ثبوت — مہرِ شانہ پہ نبوت کی بھی لایا اچھا
شکر صد شکر کہ امت میں ہوا اس کے خلیل — اور کیا اس سے سوا تجھ کو ملے گا اچھا

صلِّ وسلِّم علیٰ محمّد
صلّی اللہ علیہ وسلّم

شاہ محمد خلیل الرحمٰن خلیل

جلد۳

(۴) صلی اللہ علیہ وسلم

جسم محمد نور کا پتلا صلی اللہ علیہ وسلم
شکل خدا کے نقش کا نقشا صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت اور خود رحمت باری نوری اور خود نور الٰہی
بھیدی اور خود بھید خدا کا صلی اللہ علیہ وسلم

گلشن ہیں اور فیض کا گلشن معدن ہیں اور لطف کا معدن
دریا ہیں اور فضل کا دریا صلی اللہ علیہ وسلم

خاص شفاعت کام ہے ان کا عام محمد نام ہے ان کا
برحق یہ اسلام ہے ان کا صلی اللہ علیہ وسلم

حق حق باتیں کہنے والے بھوکے پیاسے رہنے والے
کھانے والے غم امت کا صلی اللہ علیہ وسلم

صابر و شاکر ہادی و رہبر شافع محشر ساقی کوثر
وصف لکھوں کیا آپ کے کیا کیا صلی اللہ علیہ وسلم

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

(کیف)

(۵) صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ خلقت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئینۂ رحمت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کون سراپا نورِ خدا ہے، کون شفیعِ روزِ جزا ہے؟ شافعِ امت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کون نبی محبوبِ خدا ہے، کس کے لیے کونین بنا ہے؟ مالکِ جنت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ظلمتِ کفر کو کس نے ٹالا، کس نے کیا عالم میں اجالا؟ شمعِ ہدایت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کون فروغِ بزمِ سلف ہے، دونوں جہاں پر کس کو شرف ہے؟ کانِ شرافت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کون پیمبرِ ہادیِ کل ہے، کون پیمبرِ فخرِ رسل ہے؟ ختمِ رسالت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کون وسیلہ ہے جنت کا، کون خزانہ ہے رحمت کا؟ دین کی نعمت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کس کے سبب سے حق کو جانا، کس کے سبب سے حق کو پہچانا؟ کیفِ محبت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلِّ وسلّم علیٰ محمد
صلّی اللہ علیہ وسلّم

(کیف)

(۶) حقیقتِ محمدی

شانِ ابروئے بِسْمِ اللہ سے ملتی ہوئی

اُن کی صورت صاف وَجْہُ اللہ سے ملتی ہوئی

خُلق اُن کا خُلق ہے کونین میں خُلُقِ عَظِیْم

اُن کی سیرت ہی کتابُ اللہ سے ملتی ہوئی

خَلق کے حق میں سراسر رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

شانِ رحمت ہی رَسُوْلُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیا کَرِیْم و کیا حَرِیْص و کیا رَءُوْف و کیا رَحِیْم

اُن کی شفقت بھی ہو فَضْلُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیسے ہیں محبوب۔ امرِ حق یہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہ

یاد اُن کی بھی ہے ذِکْرُ اللہ سے ملتی ہوئی

غلغلہ کیسا رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ سے ہوا

شہرت اُن کی بھی ہے حَمْدُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیسے ہیں سیاح۔ سُبحَانَ الَّذِی اَسریٰ تو دیکھ

سیر اُن کی بھی ہے سَیرُ اللہ سے ملتی ہوئی

چشمِ حق بیں کیا ہے۔ مَازَاغَ البَصَر اور مَاطَغٰی

دید اُن کی بھی ہے عِلمُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیا تقرب کیا اطاعت۔ مَارَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ

اُن کی جنبش بھی ہے فِعلُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیسے حاکم۔ قَدْ اَطَاعَ اللہ مَنْ یُطِعِ الرَّسُول

اُن کی مرضی ہے رِضَاءُ اللہ سے ملتی ہوئی

جن کی شان۔ قُل یٰعِبَادِیَ اُن کا ہے الیاس عبد

اُس کی نسبت بھی ہو عَبدُ اللہ سے ملتی ہوئی

صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم

محمد الیاس برنی

(۷) ہوئے

خاتم الانبیا جناب ہوئے　　خیلِ انجم میں آفتاب ہوئے
جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر　　سب کے سب یوں تو لاجواب ہوئے
موسیٰؑ و نوحؑ و عیسیٰؑ و آدمؑ　　ایسے دس بیس انتخاب ہوئے
پایا کتنوں نے امتیازِ صحف　　کچھ نبی صاحبِ کتاب ہوئے
پر محمدؐ کہ ہیں حبیبِ خدا　　سب رسولوں میں انتخاب ہوئے
کیسے اچھے رہے امیرؔ جو لوگ　　داخلِ اُمّتِ جناب ہوئے

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

امیر

---

(۸) سلام

رحمتوں کے تاج والے دو جہاں کے راج والے   عرش کے معراج والے عاصیوں کی لاج والے
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک
پُر حسرتِ دید آئیں اشک کے دریا بہائیں   داغ سینے کے دکھائیں سامنے ہو کر سنائیں
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک
پوری اب یہ دعا کر ہم درِ مولیٰ پہ جا کر   پہلے نعتیں کچھ سنا کر یہ پڑھیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک
جان کر کافی سہارا لے لیا ہے در تمہارا   خلق کے وارث خدارا لو سلام اب تو ہمارا
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک
بخش دو جو جرم کیا ہو کیوں کہ محبوبِ خدا ہو   اب تو بابِ جود وا ہو۔ ہاں جو ایماں کا عطا ہو
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک

اکبر میرٹھی

(۹) کسی کا

بنا نور سے جسم والا کسی کا　　زمیں پر نہ گرتا تھا سایہ کسی کا
فرشتے ہلاتے تھے جھولا کسی کا　　قمر جانتا تھا اشارا کسی کا
نظر آ گئی صاف شانِ الٰہی　　سراپا عجب ہم نے دیکھا کسی کا
نہ ہوتی دعا ان کی مقبول ہرگز　　نہ لاتے گر آدم وسیلہ کسی کا
خلیل ان کی آمد کے تھے آرزو میں　　سناتے تھے مژدہ مسیحا کسی کا
کبھی لن ترانی سنانا کسی کو　　کبھی دیکھنے کو بلانا کسی کا
زمیں کو نہ کیوں فخر ہو آسماں پر　　کہ ہے رشکِ جنت مدینہ کسی کا
خلیق اس لئے موت کو کہتے ہیں وصل　　لحد میں دکھاتے ہیں چہرہ کسی کا

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مولوی سید عمر قادری خلیق حیدرآبادی

(۱۰) ہوا ہے

خود اللہ کو جو پیارا ہوا ہی — وہ اللہ والا ہمارا ہوا ہی
تمھاری خوشی میں خوشی ہی خدا کی — تم اس کے ہوئے وہ تمھارا ہوا ہی
بہر ملک رحمت میں بستی ہی دنیا — محمد کا جب سے اجارا ہوا ہی
محمد کی صورت کے پردے میں اے دل — خدا کا کرم آشکارا ہوا ہی
بڑا شافعِ حشر پایا ہی ہم نے — بڑا بیکسوں کا سہارا ہوا ہی
یہ صدقہ ہی اے کیفؔ نعتِ نبی کا — جو ہر سمت شہرہ تمھارا ہوا ہی

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد ﷺ
صلّی اللہ علیہ وسلّم

کیف

(۱۱) وہی تو ہیں

جو مصطفےٰ ہیں شافعِ محشر وہی تو ہیں
جو ہیں شفیع اپنے پیمبر وہی تو ہیں

کھایا نہ پیٹ بھر کے جنھوں نے تمام عمر
غم خوار عاصیوں کے مقرر وہی تو ہیں

افلاس ہیں جو دولتِ کونین بانٹ دیں
ہو کر غریب ایسے تونگر وہی تو ہیں

بے مثل جن کا حسن محمدؐ ہے جن کا نام
حق کے حبیب خلق کے رہبر وہی تو ہیں

احمدؐ ہی جن کا نام مدینہ دیار ہے
اے کیفِ مست ساقیِ کوثر وہی تو ہیں

صلِّ وسلِّم علیٰ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

کیف

(۱۲) اُن کا

زمیں اُن کی فلک اُن کا مکان و لامکاں ان کا
وہ محبوبِ الٰہی ہیں نہیں قبضا کہاں اُن کا
کلامِ حق کلام اُن کا۔ کلام اُن کا کلامِ حق
خدا کے ہمزباں وہ ہیں۔ خدا ہے ہمزباں اُن کا
جہاں میں آچکا تھا اُن کا شہرہ پیشتر اُن سے
نشانِ آمد آمد تھا ظہورِ دو جہاں اُن کا
دو عالم میں کوئی کیا کر سکے رتبہ بیاں اُن کا
خدائے دو جہاں خود بن رہا ہے مدح خواں اُن کا
وہاں رحمت برستی ہے ملائک سننے آتے ہیں
مسلمانوں میں باہم ذکر ہوتا ہے جہاں اُن کا
وہی اے کیفؔ تیری بیکسی میں کام آئیں گے
لقب ہے دونوں عالم میں رفیقِ بیکساں اُن کا

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیفؔ

جلد ۳

(۱۳) مدینے والے

ہے توہی باعثِ اسلام مدینے والے
اور شفاعت ہے ترا کام مدینے والے
بج رہا ہے ترے اسلام کا ڈنکا گھر گھر
دو جہاں میں ہے ترا نام مدینے والے
مجھ پہ بھی خاص عنایت کی نظر ہو جائے
سب پہ رحمت ہے تری عام مدینے والے
گو ہیں بگڑے ہوئے بگڑے ہوئے بنتے گئے ہیں
سب بنا دیں گے مرے کام مدینے والے
کیفؔ کو بھی تو کوئی جامِ مئے عشق ملے
اے مرے ساقیٔ اسلام مدینے والے

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیف

تحفۂ محمدی

(۱۴) تمھیں تو ہو

بزمِ جہاں کے انجمن آرا تمھیں تو ہو
اس قدرتی برات کے دولہا تمھیں تو ہو
ظاہر تمھاری شکل سے رحمت خدا کی ہے
اللہ کی کریمی کا نقشا تمھیں تو ہو
تم سا کوئی ہوا نہ کہیں ہے نہ ہو کبھی
کونین میں جواب خود اپنا تمھیں تو ہو
اُمّی بھی ہو تو علمِ لدُنّی تمھیں کو ہے
انسان ہو کے نورِ خدا کا تمھیں تو ہو
میٹا تمھیں نے کفر کی ظلمت کو دہر سے
ہاں اس اندھیرے گھر کا اجالا تمھیں تو ہو
جو دستگیر ہو وہ تمھارا ہی ہاتھ ہے
جو ڈوبنے نہ دے وہ سہارا تمھیں تو ہو
کیفِ غزل سرا کو بھی مل جائے کوئی جام
مختارِ کوثر اے شہِ والا تمھیں تو ہو

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیف

(۱۵) ساری

بزمِ کونین نمائش ہے تمہاری ساری
حق نے یہ بزم تمہیں سے تو سنواری ساری

پاس عاشق کے جو شئے ہے سو وہ معشوق کی ہے
تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری

ہر نبی نورِ محمدؐ سے ہوا ہے پیدا
اسی دریا سے یہ نہریں ہوئیں جاری ساری

عجز اللہ رے تمہارا کہ شہِ کل ہو کر
زندگی تم نے غریبوں میں گزاری ساری

اچھے ان کے ہیں تو اے کیفؔ برے کس کے ہیں
اپنی امت ہے محمدؐ کو پیاری ساری

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کیف

(۱۶) والے

خراب آئینوں پر جِلا دینے والے
دلوں کی کدورت مٹا دینے والے
ادھر بھی کوئی ریزۂ خوانِ نعمت
خدائی کی دولت لٹا دینے والے
سخی کچھ عطا ہو نواسوں کا صدقہ
صدا دے رہے ہیں صدا دینے والے
ملے کچھ کہ ہیں تیرے در کے بھکاری
فقیروں کو سلطاں بنا دینے والے
کہاں تک کریں شکر اس کا کہ ہم کو
ملے ہیں خدا سے ملا دینے والے
اس اکبر کی بھی شرم محشر میں رکھنا
غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے
صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

اکبر میرٹھی

(۱۷) ہیں

پیامِ رحمت حبیبِ حق نے سنا دیا اور سنا رہے ہیں
خدا کی بخشش کا سب خزانہ لٹا دیا اور لٹا رہے ہیں
حضور نے آتشِ غضب کو بجھا دیا اور بجھا رہے ہیں
عذابِ دوزخ سے عاصیوں کو بچا دیا اور بچا رہے ہیں
رہِ شریعت پہ ٹھیک ہم کو لگا دیا اور لگا رہے ہیں
ہر امتی کو خدا کا رستہ بتا دیا اور بتا رہے ہیں
ہر ایک کافر کا کفر اے دل مٹا دیا اور مٹا رہے ہیں
نبی برحق نے حق کا ڈنکا بجا دیا اور بجا رہے ہیں
ریاضِ عالم میں گل عطا کا کھلا دیا ار کھلا رہے ہیں
لبِ شفاعت نے باغِ رحمت لگا دیا اور لگا رہے ہیں
قسیمِ کوثر ہے نام جن کا یہ کیفؔ دریا دلی ہے ان کی
کہ مجھ کو جامِ شرابِ وحدت پلا دیا اور پلا رہے ہیں

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیفؔ

(۱۸) لیو جائے

مورا بانکا سنوریا لبھائے لیو جائے   لبھائے لیو جائے لگائے لیو جائے
وا کا لقب ہے مدینہ کا سائیں   دیوانہ مجھ کو بنائے لیو جائے
کام نہیں دیکھے عمل نہیں پوچھے   رحمت سے اپنے بچائے لیو جائے
راج دلارا رنگ رنگیلا   بگڑے کو اپنے بنائے لیو جائے
نزع میں آکر درس دکھا کر   ساتھ ہی اپنے بلائے لیو جائے
امت کو محشر میں داور کے آگے   دامن میں اپنے چھپائے لیو جائے
سجدے میں گر کے کر کے شفاعت   دوزخ سے ہم کو چھڑائے لیو جائے
شائق گو تم سے بے پرکھ ٹھیرے   شوق مدینہ اوڑائے لیو جائے

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

شائق

(۱۹) نعت

یہ آزار دل کو نیا ہوگیا ہے حبیبِ خدا پر فدا ہوگیا ہے
تڑپتا ہی راتوں کو ہجرِ نبی میں الٰہی مرے دل کو کیا ہوگیا ہے
نہ آئے کوئی یاں مرا خانۂ دل محمدؐ کی خلوت سرا ہوگیا ہے
کدورت نہیں نام کو میرے دل میں یہ آئینہ پُر از جلا ہوگیا ہے
خدا کے لئے اپنی صورت دکھا دو کہ فرقت کا سودا سوا ہوگیا ہے
پہنچ جائیں گے خضر آبِ بقا تک حبیبِ خدا رہنما ہوگیا ہے
نہ حوروں کا طالب نہ غلماں کا خواہاں فداؔ تو نبی پر فدا ہوگیا ہے

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

فداؔ دہام پوری

(۲۰) کروں

محمد محمد پکارا کروں   یوں ہی زندگانی گزارا کروں
جو لوں نام بھی تو تمھارا ہی لوں   کروں ذکر بھی تو تمھارا کروں
سماؤ مری آنکھ میں یوں کہ میں   تمھیں دیکھوں جس کا نظارا کروں
مرے حال سے خوب واقف ہو تم   میں کیا دردِ دل آشکارا کروں
خدا خود تمھارا تو وصّاف ہے   بیاں وصف میں کیا تمھارا کروں

صلِّ وسلِّم علیٰ محمدٌ
صلی اللہ علیہ وسلم

کیف

کہتے کہتے (۲۱)

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے
(؟)

جو اٹھوں تو کہتا اٹھوں یا محمدؐ
جو بیٹھوں تو صلِّ علیٰ کہتے کہتے
(طاہر)

کٹے عمر یا مصطفٰے کہتے کہتے
قضا آئے صلِّ علیٰ کہتے کہتے

اٹھانا نہ تربت سے اے شورِ محشر
لگے آنکھ گر مصطفٰے کہتے کہتے
(سیف)

جئیں مصطفٰے مصطفٰے کہتے کہتے
مریں ہم تو صلِّ علیٰ کہتے کہتے

اک آئینہ حق نما بن گیا دل
ترے حسن کو حق نما کہتے کہتے

پڑیں برچھیاں لاکھ دشمن کے دل پر
تھکوں میں نہ یا مصطفٰے کہتے کہتے

وہ کہہ دیں کہ اک بار حافظ کو اچھا
بُرا کہنے والے بُرا کہتے کہتے
(حافظ)

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

نعت (۲۲)

میں قرباں ترے میرے کملی والے خدارا مجھے اپنے در پہ بلا لے
میں ناداں ہوں کچھ نہیں پاس میرے تھا اک دل گیا وہ بھی تیرے حوالے
تو جو چاہے کر میں ترا ہو چکا ہوں کیے کام سب میں نے تیرے حوالے
جدائی میں تیرے میں مردہ ہوا ہوں مسیحائی کر کے مجھے اب جلا لے
وہی پھر شبِ وصل ہوگی میسر کوئی دم مجھے دردِ فرقت ستا لے
بروزِ قیامت یہ کہتا اٹھوں گا خدا کے پیارے مجھے بخشوا لے
پڑا ہے مصیبت میں دن رات قاسم خبر جلد اس کی حبیبِ خدا لے

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

قاسم رامپوری

(۴۳) استدعا

ذرا رخ سے پردہ اٹھا دیجئے گا مجھے اپنا جلوہ دکھا دیجئے گا
تڑپتا ہوں بیتاب ہو کر مسیحا مرے دردِ دل کی دوا دیجئے گا
ترستا ہوں مدت سے اے میرے ساقی ذرا سی تو مجھ کو پلا دیجئے گا
فنا سے جو گزروں میں سالکِ بقا کو تو آسان منزل کرا دیجئے گا
یہ عاشق ترے عشق میں مر گیا ہے ذرا قُمْ بِاِذْنِی سُنا دیجئے گا
ازل سے میں تم پر فدا ہو چکا ہوں شہابِ مدینہ دکھا دیجئے گا

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

فدا دہام پوری

* * *

(۲۴) کیا ہوگا

دکھا دو خواب میں جلوہ ۔ دکھا دو گے تو کیا ہوگا
مری سوتی ہوئی قسمت جگا دو گے تو کیا ہوگا
سنگھا دو نکہتِ گیسو ۔ سنگھا دو گے تو کیا ہوگا
بسا دو مشک و عنبر میں بسا دو گے تو کیا ہوگا
بچا دو موجِ دریا سے ۔ بچا دو گے تو کیا ہوگا
لگا دو پار بیڑے کو ۔ لگا دو گے تو کیا ہوگا
دکھا دو نزع میں صورت ۔ دکھا دو گے تو کیا ہوگا
سنا دو سورۂ یٰسٓ ۔ سنا دو گے تو کیا ہوگا
پلا دو جامِ وحدت کا پلا دو گے تو کیا ہوگا
بنا دو یا نبی بے خود ۔ بنا دو گے تو کیا ہوگا
ملا دو حق سے طاہر کو ۔ ملا دو گے تو کیا ہوگا
سنا دو نعرۂ یاھو ۔ سنا دو گے تو کیا ہوگا

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

طاہر

(۲۵) ہو جائے

وہ بزمِ خاص جو دربارِ عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے
ادھر بھی اک نگہِ لطفِ عام ہو جائے
کہ عاشقوں میں ہمارا بھی نام ہو جائے
میں قائل آپ کے روضہ کا ہوں وہ قائلِ طور
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے
وہ تشنۂ مئے الفت سے کیا رہے خالی
جسے کہ عادتِ شربِ مدام ہو جائے
مدینے جاؤں دوبارہ پھر آؤں پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے
بلاؤ جلد مدینے میں ہے امیر کو خوف
کہیں نہ عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

امیر

(۲۶) صدقے

دل آپ پہ تصدق جاں آپ پہ سے صدقے
آنکھوں سے سر پہ قرباں آنکھیں ہیں سر سے صدقے

کہتے ہیں گردِ عارض باہم یہ دونوں گیسو
میں ہوں اِدھر سے قرباں تو ہو اُدھر سے صدقے

کہتا ہے مہر مہ سے رخ دیکھ کر نبی کا
تو شام سے ہو قرباں میں ہوں سحر سے صدقے

نافِ زمیں ہے شہ کا مانندِ کعبہ روضہ
شرقی اِدھر سے قرباں غربی اُدھر سے صدقے

بولے ملک جو آدمؑ نازاں ہوئے وِلا پر
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

جو مال امیرؔ کا ہے مالک ہیں آپ اُس کے
دل آپ پہ سے قرباں جاں آپ پہ سے صدقے

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم

امیرؔ

(۲۷) استدعا

پلادے ساغرِ عرفاں پلادے بنادے آج متوالا بنادے
جمالِ عارضِ تاباں دکھادے مریضِ غم کو قرآں کی ہوا دے
مرے دل میں جگہ کرلے خدارا مری اُجڑی ہوئی بستی بسادے
کھڑا ہوں دیر سے پھیلائے دامن ادھر دستِ کرم مولا بڑھا دے
پڑا ہے کشتۂ اندوہ و حسرت صدا اک قُم بِاِذنی کی سنادے
لکھی کیا نعت ہے اللہ اکبر خدائے پاک محشر میں جزا دے

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اکبر میرٹھی

(۲۸) بنے گی

مریں بخشوائے بنے گی یہ بگڑی تمہارے بنائے بنے گی
بُرا یا بھلا ہوں مگر آپ کا ہوں مرے حال پر رحم کھائے بنے گی
معصیت کے تمہیں ناخدا ہو مرا پار بیڑا لگائے بنے گی
دم اٹکے گا آنکھوں میں بہرِ نظارہ دمِ نزع تشریف لائے بنے گی
بجز دید ہرگز نہ مانیں گی آنکھیں تمہیں اپنا جلوہ دکھائے بنے گی
سرِ کوثر اے کیف مجھ بادہ کش کو انہیں رحم کھا کر پلائے بنے گی

صلِّ وسلِّم علیٰ محمّد

صلی اللہ علیہ وسلم

کیف

(۲۹) ہو گی

تمھاری اُمت میں ہم ہوئے ہیں ہماری بے شک نجات ہو گی
تمھیں وہ دولھا ہو ساتھ جس کے تمام اُمّت برات ہو گی

جہاں میں آکر تمھارے دم سے بڑا نبوت نے نام پایا
سرِ قیامت تمھارے منھ سے بڑی شفاعت کی بات ہو گی

جو بخشوائے گا عاصیوں کو وہ کون ہو گا تمھیں تو ہو گے
جو کام آئے گی روزِ محشر وہ اک تمھاری ہی ذات ہو گی

لحد پہ میرے کرم سے اپنے زرا مدینہ کے چاند آنا
کہ چاندنی ہو تمھارے دم سے اندھیری مدفن کی رات ہو گی

صلِّ وسلِّم علیٰ محمّد
صلّی اللہ علیہ وسلّم

کیف

* * *

(۳۰) نیّا ڈوبی جائے

آؤ مدد کو فخرِ نوح موری نیّا ڈوبی جائے

بحرِ گنہ میں طغیانی ہے تھاہ نہیں اتنا پانی ہے
چرمر تختے بولیں ناؤ جھکولے کھائے
آؤ مدد کو فخرِ نوح موری نیّا ڈوبی جائے

رنج و غم کی فوجیں آئیں بحرِ الم میں موجیں آئیں
گھاٹ باٹ کا پتا نہیں ہے روح مری تھرّائے
آؤ مدد کو فخرِ نوح موری نیّا ڈوبی جائے

تنہائی کا کون ہو ساتی کیسا دولھا کہاں براتی
گور اندھیری ہو کا جنگل کون مدد کو آئے
آؤ مدد کو فخرِ نوح موری نیّا ڈوبی جائے

صلِّ وسلّم علیٰ محمّد
صلّی اللہ علیہ وسلّم

اکبر میرٹھی

جلد۳

(۳۱) مدینہ

خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ　　نظر آئیں نقش و نگارِ مدینہ
میں جاؤں تڑپتا ہوا سوئے بطحا　　کہیں لوگ ہے دل فگارِ مدینہ
لپٹ کر کے مرقد سے شبّیر بولے　　لو جاتے ہیں ہم تاجدارِ مدینہ
اگر زندگی ہے تو پھر آ ملیں گے　　نہ بھولیں گے ہم گرد دیارِ مدینہ
فضا دوسری کب مقابل ہو اس کے　　کہ رشکِ ارم ہے بہارِ مدینہ
وہیں چین آئے گا گوہر کو جا کر　　ازل سے ہے وہ جاں نثارِ مدینہ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

گوہر رامپوری

(۳۲) شوقِ مدینہ

غریبوں کی فریاد کے سننے والے
مجھے بھی مدینہ میں اپنے بلالے

لگے ولولے شوق کے دل میں اُٹھنے
وہ جانے لگے حج کو پھر جانے والے

قدم عشقِ احمدؐ میں جب رکھ چکے ہم
گئے جان و دل دونوں ان کے حوالے

لگی رہنے وہ دُھن مدینہ کی دل میں
جہاں چاہے یہ وحشتِ دل پھرا لے

پھر اب ہو سو ہو تم قدم تو بڑھاؤ
اگرچہ پڑیں لاکھ پاؤں میں چھالے

خلیلِ حزیں کی دعا ہو پذیرا
کبھی تو مجھے بھی مدینے بلالے

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

خلیل

جلد ۳

(۳۳) سفرِ مدینہ

اب کہاں چین خبر دی مرے جی نے مجھکو
کہ مدینے میں بلایا ہے نبیؐ نے مجھکو
پر نکل آئیں جو طائر کی طرح دور نہیں
ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھکو
شوقِ محبوبِ الٰہی میں نہیں صبر کی تاب
لے چل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھکو
ہے یقیں راہ میں مل جائیں گے جبریلِ امینؑ
سب بتا دیں گے زیارت کے قرینے مجھکو
اب نہ پھیروں جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو
رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیرؔ
اب کیا یاد رسولِ عربی نے مجھکو

صلِّ وسلّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

امیر

(۳۴) آتے ہیں

قدسی ہر سو سے یہ آتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
انبیا دھوم مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

عالمِ قدس میں ہے شور وہ آئے آئے
کہتے جبریلؑ یہ جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

شوق میں آمدِ محبوبِ خدا کے یک لخت
خلد کے در کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

حوریں جنت سے نکل پڑتی ہیں اللہ رے خوشی
جب کہ رضواں یہ سناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

جاں نکلنے کا بہانا یہ نکالا اچھا
ملک الموت سناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

کب ہے منتظرِ دید ظہیری ان کا
دیکھئے پاس بلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

صلِّ وسلِّم علیٰ محمدٌ
صلی اللہ علیہ وسلم

ظہیری

شبِ معراج (۲۵)

پہنچے جو سرِ عرش پیمبر شبِ معراج لینے کو ملک آئے برابر شبِ معراج
آگے جو بڑھے خاص پیمبر ہوئی خلوت یا آپ تھے یا خالقِ اکبر شبِ معراج
سن سن کے رسولانِ سلف جس کو تھے حیراں وہ قرب ہوا شہ کو میسر شبِ معراج
جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوئے حل جتنی تھیں تمنّیں وہ ہوئیں بر شبِ معراج
کی صاحبِ خانہ نے عجب خاطرِ مہماں دعوت میں ملی جنّت و کوثر شبِ معراج
اصرار کیا لی سندِ بخششِ امت محبوب ہوا شافعِ محشر شبِ معراج
پہنچے جو سرِ عرش پیمبر شبِ معراج لینے کو ملک آئے برابر شبِ معراج

صلِّ وسلِّم علیٰ محمّد
صلی اللہ علیہ وسلم

امید

(۳۶) نہیں ہے

وہ مصطفےٰ سنگِ موسیٰ نہیں ہے یہاں عرش ہے طورِ سینا نہیں ہے
عرب میں عجم میں زمیں پر فلک پر کہاں آپ کا بول بالا نہیں ہے
خدا کی طرح وہ بھی ہے تو یکتا نظیر اس کی کیا جس کا سایہ نہیں ہے
کہاں روئے احمدؐ کہاں ماہِ تاباں یہ وہ حسن ہے جس میں دھبّا نہیں ہے
ترے کشتہ تو پردے سے آواز آئی کہ پردے میں آ تجھ سے پردا نہیں ہے
کہا پھر تو آغوشِ رحمت میں لے کر جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے
یہ ہے کیا کہوں عالمِ گو مگو ہے خدا جانے کیا بھید ہے کیا نہیں ہے
رکھوں کس سے امیدِ الطاف شاہا بیاںؔ کا کوئی اور مولا نہیں ہے

صلِّ وسلِّم علیٰ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

—— بیاںؔ میرٹھی

(۳۷) نعت

جلد ۳

یہ کمالِ خاص ملا کہ بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
یہ جمال حق نے دیا کہ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
یہ ہوئی بھلائی عطا کہ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
کہ یہ کہہ رہا ہے خدا جسے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیف

---

(۳۸) بلغ العلےٰ بکمالہ

شب جشن خالق بحر و بر جو طلب ہوئی تو بندھی کمر
صف انبیا تھی ادھر ادھر وہ نجوم میں صفت قمر
چمن جناں کے کھلے تھے در لگے جھومنے شجر و ثمر
ہوئے جبرئیل جو راہبر تو سوار ہو کے براق پر
بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ نسیم گلشن کن فکاں وہ شمیم روضۂ جاوداں
وہ قمر خدم فلک آستاں وہ قضا حکم وہ قدر نشاں
وہ ہمائے فرق ہمیراں وہ مسافر رہ لامکاں
وہ ضیائے دیدۂ قدسیاں جو چلا کہاں سے گیا کہاں
بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ہوئے آپ داخل بزم شوق   وہ چمن کہ رنگ وہاں نہ بو
نبی و ملائک نیک خو   رہے آستانے پہ سرخرو
رہی سب کے کانوں کو آرزو   نہ سنی کسی نے وہ گفتگو
جو پھرے وہاں سے وہ سرخرو   یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو

جملہ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ   كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ   صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

امید

(۳۹) میلادِ مبارک

کر دو خبر یہ محفلِ میلادِ شاہ ہے   یاں آمدِ جنابِ رسالت پناہ ہے
اُمت چلے رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے   سیدھی یہی بہشت میں جانے کی راہ ہے
دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جو عاشقانِ صورتِ خیر الانام ہیں   جو طالبانِ جلوۂ ماہِ تمام ہیں
جو ذرہ ہائے مہرِ فلک احترام ہیں   آئیں کہ دور میں مئے الفت کے جام ہیں
دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

در ہیں کشادہ رحمتِ ربِ کریم کے   ہیں عطر بار باغ میں جھونکے نسیم کے
خلعت بٹیں گے لطفِ خدائے کریم کے   تقسیم ہونگے ہار ثوابِ عظیم کے
دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

امیر

(۵۴) جشنِ میلاد

دونوں جہاں کے شاہ کی آمد کا جشن ہے　　سلطانِ دیں پناہ کی آمد کا جشن ہے
مقبولِ بارگاہ کی آمد کا جشن ہے　　اور کُل کے خیرخواہ کی آمد کا جشن ہے

دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

یہ جشن ہی مگر ہے فلک بارگاہ کا　　یہ ذکر ہی مگر ہے حبیبِ الٰہ کا
دربارِ خاص ہے یہ دو عالم کے شاہ کا　　مولودِ پاک ہے یہ رسالت پناہ کا

دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

حسنِ جمالِ نورِ خدا جلوہ گر ہے آج　　دیکھو خدا کے نور کو پیشِ نظر ہے آج
پردے میں کل جو ذات تھا وہ بھی ادھر کو آج　　مخلوق کو پکارنے والا کدھر ہے آج

دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

دیدارِ خاص عام ہوا ہے چلو چلو — رحمت کا اذنِ عام ہوا ہے چلو چلو
بخشش کا انتظام ہوا ہے چلو چلو — ہونے کا تھا جو کام ہوا ہے چلو چلو

دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

پھیلے گا دین اس شہِ عالی مقام کا — سکہ چلے گا آج محمدؐ کے نام کا
اے کیفؔ خاص دن ہے یہ دربارِ عام کا — کہہ دو کہ آج خوب ہے موقع سلام کا

دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیف

تمت

۲۳۳۷

اعلان

الیاس برنی کے تالیفات و تراجم

(۱)

سلسلۂ دعوت صدق

(۱) اسرار حق - آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشادات صدیقین و اکابرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان سب کا نہایت جامع اور مربوط انتخاب اور ان کے مقابل یورپ کے جدید سائنس اور فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نارسائی اور احساس ایمان بالغیب اسلام میں علم باطن توحید اور اس کے مقامات، احدیت کی رفعت اور عبدیت کی نزاکت، نبوت اور ولایت کے مراتب کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارف متعلقہ۔ ایک نظر میں اسلام کی روحانی تعلیم کا عجب نظام دل نشین ہو جاتا ہے اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ "والّذی جا

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ (۱/۲۴) جن علوم کو اللہ جلّ شانہٗ صدق اور جن عالموں کو صادقین و مصدقین سے تعبیر فرماتا ہے اور جو اسلامی ادب میں بالعموم علما اور صوفی کہلاتے ہیں، اُن کی تحقیق اور تصدیق میں بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے جو قابلِ دید ہے۔ حجم تقریباً ۱۵۰ صفحے مجلد قیمت صرف مبلغ ے،

پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ دوسرا ایڈیشن بعد نظرِ ثانی و اضافۂ مضامین عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگا (انشاء اللہ)

(۲) مشکات الصلوات اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۲/۲۲) حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں علماء عظام اور اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جو صلوٰۃ و سلام عرض کئے ہیں۔ وہ اسلامی معارف اور عربی ادب کا بہترین سرمایہ ہیں گویا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی الہامی تفاسیر ہیں وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کی معنوی تصاویر ہیں۔ ان کے مطالعہ سے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت اور محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ان کے ورد سے ماشاء اللہ نسبتِ محمدی کا فیضان جاری ہوتا ہے اور دین کی نعمتوں کا دروازہ کھلتا

یہ بیش بہا ذخیرہ بعض قدیم مجموعات مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ میں فراہم کیا گیا تاہم اس کا بہت سا حصہ متفرق رہ گیا۔ بفضلِ الٰہی ایک جدید مجموعہ تیار ہوا ہے جس میں اکابرِ دین کے اکثر درود شریف بڑی تجسس و تحقیق سے بہ ترتیبِ خاص جمع کیے ہیں۔ غالباً اب تک صلوٰۃ و سلام کا کوئی مجموعہ اس قدر وسیع اور محیط شائع نہیں ہوا۔ فدائیانِ رسول کے واسطے بڑی نعمت ہے۔ طباعت بھی انشاء اللہ بہت پاکیزہ اور دیدہ زیب ہوگی۔ اہتمام درپیش ہے۔ اَللّٰھُمَّ مِنِّی وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہ

۴۔ **ہدایت الاسلام** تمدنِ حاضرہ کی بدولت جوں جوں معاشی اور سیاسی مصروفیت بڑھ رہی ہے۔ دین کی ضروری معلومات حاصل کرنے کا موقع بھی مشکل نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ عام طور پر جدید تعلیم یافتہ حضرات شعائرِ اسلام سے اس درجہ ناواقف ہیں کہ کسی عبادت یا مذہبی تقریب میں کبھی شرکت کا موقع آتا ہے تو ظاہری تقلید بھی اُن کے واسطے دشوار ہو جاتی ہے۔ لامحالہ دل میں ندامت ہوتی ہے۔ بیگانگی محسوس ہوتی ہے۔ اسی تعلیم یافتہ طبقے کی خاطر ایک مختصر اور مستند مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ اس میں اسلامی عبادات اور تقریبات کے تمام ضروریات ادعیہ وغیرہ جن سے روزمرہ سابقہ پڑتا ہے بہ ترتیبِ خاص جمع ہیں۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی درج ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق و آداب سے بخوبی واقفیت

ہو جاتی ہے کسی موقع پر حیرانی و پریشانی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اس مجموعہ کی بالخصوص ضرورت ہے۔ چھوٹی تقطیع طباعت پاکیزہ (زیر طبع)

(۴) **فتوح الحکم** یہ ایک جدید تالیف ہے قطب الربانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات **فتوح الغیب** میں اور خطبات **فتح الربانی** میں مرتب اور محفوظ ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی حضرت کے ارشادات و خطبات کا بہت سا بے بہا ذخیرہ کئی معتبر کتب میں موجود ہے بفضلہ بعض قدیم قلمی نسخوں کا بھی پتا لگا ہے جو اب تک طباعت و اشاعت سے مستغنی رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ تمام نوادر دینیہ خاص اہتمام سے مومنین کے واسطے عن قریب مہیا ہو جائینگی۔ تالیف کا سلسلہ جاری ہے اس کے بعد طباعت و اشاعت ہے۔ انشاءاللہ وما توفیقی اِلّا باللہ

(۵) **فتوحات قادریہ** حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے تمام اذکار اوراد، ادعیہ اور وظائف خاص تحقیق سے فراہم کئے ہیں سلوک قادریہ کا اصلی مرقع ہے طالبین کے واسطے بڑی نعمت ہے۔ یہ مجموعہ خاص اہتمام سے طبع ہو کر جلد شائع ہوگا۔ انشاءاللہ

(۶) **مکاتیب المعارف** مرشدی و مولائی حضرت الحاج مولانا شاہ

محمد حسین صاحب قبلہ چشتی القادری مدظلہ العالی کے مکتوبات شریف کا مجموعہ۔ حقائق قرآنی اور تعلیم ربانی کا عجیب مرقع پیش نظر ہو جاتا ہے۔ ایمان و اعتصام کی عظمت دل میں بیٹھتی ہے اہل ایمان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ عجب فیوض و برکات ہیں۔ ماشاء اللہ ترتیب ہو رہی ہے۔ عنقریب اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ حجم تخمیناً ۵۰۰ صفحے

(۷) صراط الحمید یعنی سفرنامہ مقامات مقدسہ عراق، شام، فلسطین و حجاز۔ ان چاروں اسلامی ممالک کے گوناگوں چشم دید حالات، نہایت دلچسپ مفید معلومات، سیر و سفر کے مفصل ہدایات، راہ و منازل کے مکمل نقشہ جات۔ غرض کہ سیاحت کے تمام ضروریات بالتفصیل مذکور ہیں۔

اکثر مقدس مقامات مثلاً بغداد شریف، کربلائے معلٰی، نجف اشرف، کاظمین شریفین، سامرہ شریفہ، دمشق، بیت المقدس، بیت اللحم، خلیل الرحمٰن۔ ان سب کے متبرک زیارات و روایات، اولیائے کرام کی علمی فتوحات و تصنیفات۔ سب کچھ بہ تفصیل موجود ہے۔ سب سے بڑھ کر مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے تفصیلی مشاہدات، اسلامی احساسات، بارگاہِ اقدس کے انوار و برکات، فیوض و انعامات، بیت اللہ شریف کی دینی تحقیقات، فریضہ حج کے تمام تفصیلات یعنی احکام و مسائل، طور و طریق، ادعیہ و صلوات، بترتیب و تفہیم خاص کہ کچھ بھی دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے اور حج تمام و کمال بحسن و خوبی ادا ہو جائے۔ بحول اللہ تعالیٰ

سفرنامہ میں جا بجا قرآنی معارف اور ایمانی نکات، وہبی واردات، روابط قلبی کے نازک اشارات، عبارت کی لطافت گویا آبِ حیات کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے، دل کو عقیدت و محبت کا مزا ملتا ہے۔ مزید براں خاص خاص زیارات کی ایک درجن قابل دید عکسی تصویرات کہ شنید میں دید کا لطف آجائے گویا آنکھوں میں نقشہ پھر جائے۔

ضمنی طور پر بمبئی، کراچی، بصرہ، حلب، حمص، حما، بیروت، حیفہ، قنطرہ، سویز، ینبوع، جدہ اور کامران۔ ان مقامات کا بھی ضروری حال درج ہے اور مسافروں کو جہاں جو جو صورتیں پیش آتی ہیں وہ بھی واضح کردی ہیں کہ وقت پر حیرانی و پریشانی نہ ہو ناواقفیت سے کچھ زیرباری نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ عامۃ المومنین اور بالخصوص حجاج و زائرین کے واسطے یہ سفرنامہ واقعی بڑی نعمت ہے گھر بیٹھے زیارات کا لطف آتا ہے۔ سفر میں نہایت ہمدرد رفیق اور واقف کار معلم کا کام دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے پھر کسی کی محتاجی نہیں رہتی۔ ان خوبیوں کی بدولت ہاتھوں ہاتھ جا رہا ہے۔ طباعت پاکیزہ حجم ۲۵۰ صفحہ قیمت عہ

(۸) **تحفۂ محمدی** نہایت سلیس، رواں، پراثر اور مقبول نعتوں کا سلسلہ ہر جلد میں عربی صلوٰۃ و سلام اور چالیس چالیس اردو نعتوں کا انتخاب درج ہے مرد، عورتوں، بوڑھوں، بچوں خاص و عام سب مسلمانوں کے واسطے تحفہ ہی کا

بہترین سرمایہ ہے ایمانی لذات اور روحانی تفریح کا نایاب توشہ ہے بفضلہ تعالیٰ پہلی دوسری
تیسری جلد شائع ہوگئی اور چوتھی زیرِ طبع ہے۔

ہدیہ بلاقیمت ہے باقی سو نسخے صرف دس روپیہ قیمت مقرر ہے تاکہ فدائیانِ رسول
چاہیں تو بسہولت اس کارِ خیر میں شریک ہو جائیں تحفۂ محمدی خریدیں اور اپنی طرف
سے اپنے اپنے علاقوں اور حلقوں میں بلاقیمت ہدیۃً تقسیم کریں۔ شانِ محمدی
کی اشاعت سے بڑھکر اور کیا کام مقبول ہو سکتا ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(۲)

سلسلۂ منتخبات نظم اردو

مروجہ غزلیات کی کثرت سے عموماً یہ خیال پھیل گیا ہے کہ اردو شاعری کی ساری کائنات محض حسن و عشق اور گل و بلبل کی پارینہ داستان ہے مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ اردو میں بھی ہر رنگ کی بہتر سے بہتر نظمیں موجود ہیں۔ البتہ وہ اب تک منتشر اور غیر معروف تھیں چنانچہ موجودہ انتخاب سے اس کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اردو کے تقریباً دو سو قدیم و جدید نامور شعرا کا بہترین کلام نہایت عجیب غریب ترتیب کے ساتھ بارہ مستقل جلدوں میں پیش کیا گیا ہے جس کو دیکھ کر اردو شاعری کی وسعت و رفعت پر حیرت اور مسرت ہوتی ہے۔ دوسری زبانوں میں اس سلسلے کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ادبیات اردو کا عجیب دل فریب اور نادر تحفہ ہے۔ جس کی بڑے بڑے ادیب اور نقادِ سخن داد بلکہ مبارک باد دے رہے ہیں۔ اردو خواں حلقوں میں اس سلسلے کی خاصی دھوم مچ گئی ہے اور اس کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ الحمد للہ

یہ سلسلہ یوں تو ۱۹۱۹ء سے بتدریج شائع ہو ہو کر ہاتھوں ہاتھ چلتا رہا لیکن ۱۹۳۴ء میں اس کی بارہ جلدیں اضافۂ مضامین اور جدید ترتیب کے ساتھ از سر نو شائع کی گئیں اور یہ اُن کی مستقل شکل قرار پائی۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

پہلا سٹ

معارفِ ملت

جلد اوّل متعلق دینیات یعنی حمد، نعت، مناجات اور معرفت کی نظمیں جن میں
دین و ایمان کی خوشبو مہکتی ہے صاحب دلوں اور عاشقانِ رسول کے واسطے بڑی نعمت ہے۔

جلد دوم متعلق اسلامیات یعنی اسلام اور مسلمانوں کے ماضی حال اور مستقبل کی
تفسیریں اور تصویریں جو قلب کو گرماتی اور روح کو تڑپاتی ہیں خاص کر واقعۂ کربلا کے ۵۱
جگر دوز نشتر لذتِ شہادت تازہ کر دیتے ہیں۔ اسلامی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے

جلد سوم متعلق قومیات یعنی ہندوستان کی متحدہ قومیت کے متعلق دردمند
وطن پرست شاعروں کا دل پذیر کلام جو عبرت سکھاتا اور غیرت دلاتا ہے۔ اس جلد میں چند
قدیم شہر آشوب بھی قابلِ دید ہیں۔ قومی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد چہارم متعلق اخلاقیات یعنی اردو شاعری میں اخلاق و حکمت کے جو انمول موتی
جواہر بکھرے پڑے تھے اور جو بہترین قومی سرمایہ ہیں۔ فراہم کر دیئے گئے ہیں یہ جلد لڑکوں
اور نوجوانوں کے واسطے قابلِ قدر تحفہ ہے تمام مدارس کے لئے یکساں مفید ہے۔

دوسرا سٹ

جذباتِ فطرت

جلد اوّل ۔ اُردو شاعری کے قافلہ سالار یعنی میر تقی میرؔ اور میرزا رفیع سوداؔ کے کلام کا مربوط اور جامع انتخاب ۔ یہ کتاب کالج کی اعلیٰ جماعتوں میں درس کے قابل ہے۔

جلد دوم ۔ اُردو کے سرمایۂ ناز شاعر مرزا غالبؔ اور اُن کے خاص ہم عصر یا خاص ہم رنگ شعرا ذوقؔ، ظفرؔ اور حسرتؔ موہانی کے کلام کا انتخاب ۔ یہ کتاب بھی اعلیٰ جماعتوں کے درس کے قابل ہے

جلد سوم ۔ تقریباً تیس قدیم مستند اور باکمال شعرا کے کلام کا اعلیٰ انتخاب جو اپنی قدامت اور جامعیت کے لحاظ سے قابلِ دید ہے۔

جلد چہارم ۔ تقریباً ساٹھ جدید مشہور و مقبول شعرا کے کلام کا دل کش انتخاب شاعری کے جدید دور کا اس سے خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔

تیسرا سٹ

مناظرِ قدرت

جلد اول متعلق اوقات یعنی صبح، شام، دن، رات، دھوپ،

چاندنی، موسم گرما، سرما، برسات اور بہار کے دل کش مناظر نظموں میں اس خوبی سے عکس فگن ہیں کہ ان کو دیکھ کر طبیعت وجد کرنے لگتی ہے۔ نیچر پرستوں کے لئے یہ جلد قدرت کی دل فریبیوں کا بہترین مرقع ہے۔

جلد دوم متعلق مقامات یعنی آسمان، زمین، پہاڑ، جنگل، میدان، دریا، کھیت، باغات، شہر اور عمارات۔ شاعروں نے ان سب کی ایسی صاف ستھری تصویریں کھینچی ہیں کہ نظمیں پڑھتے وقت گویا ہم آنکھوں سے ان کی سیر کر رہے ہیں

جلد سوم متعلق نباتات وحیوانات یعنی پھول پھل، کیڑے، پتنگے، تتلیاں، چڑیاں، پرندے، چرندے، چوپائے اور متفرق جانور وغیرہ ان سب کے حالات پڑھنے سے اندازہ ہو سکے گا کہ اردو شاعروں نے اشیا، قدرت کا کس حد تک مطالعہ کیا ہے اور مشاہدات میں کہاں تک جان ڈالی ہے۔

جلد چہارم۔ متعلق عمرانیات یعنی ہندوستان کے تمدن، رسم ورواج، عید، تہوار، غمی، شادی، میلے ٹھیلے، صحبتیں، جلسے، کھیل تماشے، وضع لباس، صورت شکل، ہنسی مذاق، بزم اور رزم۔ سب طرح کے حالات پیش نظر ہو کر دل بے چین کر دیتے ہیں۔ مناظر قدرت کی چاروں جلدیں زنانہ مدارس کے واسطے خاص کر بہت موزوں ہیں۔

غرض کہ شعر و سخن کا عجیب دل کش انتخاب ہے شریف اور مہذب گھرانوں میں لڑکوں، لڑکیوں، مردوں، بیبیوں اور بڑے بوڑھوں کی خوش وقتی اور تفریح طبع کے لئے اس کے مطالعہ سے بہتر کوئی مشغلہ ملنا مشکل ہے شاید ہی کوئی علم دوست گھرانا اس سلسلے سے محروم رہنا گوارا کر سکے۔ کل بارہ جلدیں خوش خط، خوش قطع، خوش نما مجلد۔ قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ۔

جواہر سخن۔ فارسی شاعری کا بہترین کلام ایک جدید اصول پر زیر ترتیب ہے۔ انشاء اللہ بہت دل کش اور دل پذیر ہوگا۔ عن قریب شائع ہوگا۔

(۳)

سلسلۂ معاشیات

(۱) علم المعیشت ۔ جدید مغربی علم اکنامکس پر اُردو میں یہ سب سے پہلی نہایت مستند اور جامع کتاب ہے مشکل سے مشکل معاشی اصول و مسائل کو ایسے سلیس اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف نئے نئے مضامین بخوبی ذہن نشین ہوتے ہیں بلکہ خاص دماغی تفریح حاصل ہوتی ہے۔ خوبیِ مضامین کی بدولت ہندوستان کے ہر حصے میں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے لطف یہ کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اکنامکس کے متعلق بیسیوں ضخیم انگریزی کتابوں کے ہوتے ہوئے اس کو بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال جو خود بھی معاشیات کے عالم ہیں تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کی کتاب علم المعیشت اُردو زبان پر ایک احسانِ عظیم ہے اور مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ اکنامکس پر اُردو میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے اور ہر لحاظ سے مکمل!"

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد (دکن) تیسرا ایڈیشن بنظر ثانی حال میں شائع ہوا ہے۔ حجم تقریباً ۸۰۰ صفحے قیمت صہ

(۲) اصولِ معاشیات ۔ پہلی کتاب علم المعیشت عام و خاص قارئین کے

واسطے نہایت سہل اور سلیس پیرایہ میں لکھی گئی لیکن خاص طلبہ کے واسطے کسی قدر دقیق اور دشوار مباحث کی ضرورت تھی۔ چنانچہ مضامین میں کافی ردوبدل اور تخفیف و اضافہ کرکے یہ جداگانہ نصابی کتاب تیار کی گئی۔ دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ خوش نما جلد تقطیع کلاں حجم ۶۰۰ صفحے قیمت آٹھ روپیہ پانچ آنے (عـہ ۵ر)

(۳) **معیشت الہند** ہندوستان کے گوناگوں معاشی حالات جن کا جاننا ملک کی اصلاح و ترقی کے واسطے فی زمانہ از حد ضروری ہے۔ کافی تحقیق اور تنقید کے بعد بہت سلیس اور دلچسپ طرز پہ علمی پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ علم المعیشت اور اصول معاشیات میں جو نظری مسائل بیان ہوئے ہیں اس کتاب کے ذریعہ سے ان کا ہندوستان میں عمل درآمد دکھایا گیا ہے۔ خاص کر زر (کرنسی)، بنک اور تجارت خارجہ جیسے اہم مباحث شامل دیدیہیں۔ یہ بھی بلا مبالغہ اردو زبان میں اپنی قسم کی پہلی جامع اور مستند کتاب ہے۔ مدت سے شائقین کو انتظار رہتا۔ الحمدللہ کہ دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوگئی۔ تقطیع کلاں حجم تقریباً ۸۵۰ صفحے قیمت عـلہ ؍

(۴) **مالیات** پبلک فنانس پہ اردو میں سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب ہے مہذب اور ترقی یافتہ سلطنتوں میں آمدنی کے کیا کیا ذرائع اور خرچ کی کیا کیا مدیں ہیں اور محاصل اور مخارج کا انتظام کس نہج پہ قائم ہے۔ سلطنتوں کی مالی ترقی اور مرفہ الحالی کے کیا اسباب ہیں اور ان کا کیوں کر عمل درآمد ہوتا ہے۔ یہ تمام دقیق اور

اہم مباحث نہایت سلیس اور دلچسپ طرز پر سلیس پیرایہ میں بیان کیے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہندوستان کے مالی نظام کو بالتفصیل بطور مثال پیش کیا ہے اس کی تنقیح اور تنقید کی ہے۔ ہندوستان کے قومی رہبروں اور رئیسوں کو اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید بلکہ از حد ضروری ہے۔ زیر تالیف ہے۔

(۵) **مقدمات المعاشیات** مورلینڈ صاحب کی انگریزی کتاب "انٹروڈکشن ٹو اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں معاشیات کے ابتدائی اصول و مسائل بیان کیے گئے ہیں تقطیع کلاں حجم تقریباً ۳۰۰ صفحہ مجلد دار الترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت للعہ ۱۲

(۶) **معاشیات ہند**۔ مسٹر پرمتھ ناتھ بنرجی کی انگریزی کتاب "انڈین اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر طور پر ہندوستان کے معاشی حالات بیان کیے گئے ہیں تقطیع کلاں حجم تقریباً ۳۰۰ صفحے مجلد دار الترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت صہ ۵

(۷) **برطانوی حکومت ہند**۔ انڈرسن صاحب کی انگریزی کتاب "برٹش اڈمنسٹریشن ان انڈیا" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر طور پر حکومت ہند کا نظام اور طریق عمل بیان کیا گیا ہے۔ تقطیع کلاں حجم تقریباً ۲۰۰ صفحے مجلد دار الترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۳ سے ۵

اطلاع

سلسلہ دعوت صدق اور سلسلہ منتخبات نظم اُردو کی کتابوں پر تاجرانہ کمیشن ۲۵ فی صدی مقرر ہے بشرطیکہ فرمائش سو روپیہ سے کم کی نہ ہو۔ محصول مصارف پارسل بہر صورت بذمہ خریدار ہونگے۔

کتابیں ملنے کے صدر مقام:

(۱) حاجی محمد مقتدیٰ خاں صاحب شروانی، علی گڑھ

(۲) شیخ مبارک علی صاحب تاجر کتب لُہاری دروازہ۔ لاہور

(۳) مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ۔ دہلی

(۴) مکتبہ ابراہیمیہ۔ اسٹیشن روڈ۔ حیدرآباد دکن

CALL No. ۸۹۱۴۴۳۱
۳۹۱ ش

ACC. No. ۲۲۳۷

AUTHOR الیاس برنی، محمد

TITLE تحفۂ محمدیہ۔ جلد سوم۔

۸۹۱۴۴۳۱
۳۹۱ ش ۲۲۳۷ الیاس برنی، محمد
تحفۂ محمدیہ

Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1·00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.